اس کٹھن موقع پر جمعیت اہل حدیث بلتستان نے عام چندہ کی مہم شروع کی ہے، جس میں ادارہ سے منسلک اساتذہ وملازمین بھرپور حصہ لے رہے ہیں۔ زخمی و بیمار بچے، بزرگ، نوجوان، مائیں اور بہنیں اس انسانی المیے میں مدد کے لیے پکار رہی ہیں۔ ان بے سہارا مسلمان بھائی بہنوں کو سہارا دینا ہمارا اجتماعی فریضہ ہے۔ لہٰذا ہم سب کو مل جل کر آفت زدگان کی مدد کر کے خصوصاً ماہ رمضان المبارک میں اجر وثواب کمانے کے زرین موقع کو غنیمت سمجھنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆

خطیب پاکستان مولانا محمد حسین شیخوپوریؒ کا سانحہ انتقال

خطیب بے مثل، بقیۃ السلف مولانا محمد حسین شیخوپوریؒ سرپرست اعلیٰ جمعیت اہلحدیث پاکستان 6 اگست 2005 کو بے شمار فرزندان توحید اور عقیدت مندوں کو سوگوار چھوڑ کر دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے۔

مولانا موصوف دور حاضر کے مانے ہوئے خطیبوں اور داعیوں میں شمار ہوتے تھے۔ ان کی دعوت وتبلیغ سے بے شمار لوگوں کی اصلاح ہوئی۔ واقعی موصوف موجودہ صدی کا ایک بڑا مصلح تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کو زہد وتقویٰ کی خوبیوں کے ساتھ خوش الحانی وذوق خطابت کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔ آپ کے وعظ وتقاریر میں سوز وگداز کا یہ عالم تھا کہ پورا جلسہ گویا مدہوش ہو جاتا۔ دوران وعظ وخطبہ پڑھی جانے والی آیات اتنی پرتاثیر ہوتیں کہ پورا مجمع جھوم جاتا اور لحن داؤدی کا سماں چھا جاتا، اپنے دور میں شہرت کے بام عروج پر قدم رکھنے کے باوجود آپ کی زندگی مؤمنانہ، سادہ، متواضع اور عجز وانکساری سے عبارت تھی۔

بہرحال اس دور نفسانفسی میں ان جیسے پرخلوص وفرشتہ صفت عالم دین کا اٹھ جانا کسی بڑے سانحے سے کم نہیں۔ اگرچہ وہ پاکستان کے انتہائی شمال میں واقع بلتستان جیسے دور افتادہ علاقے میں تشریف نہیں لائے تھے، پھر بھی ان کی اتنی شہرت تھی کہ جماعت کے ہر چھوٹے بڑے نے اس خلا کو بہت محسوس کیا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ مصیبت صبر سے سہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم جمعیت اہل حدیث بلتستان کی طرف سے ان کے پس ماندگان خصوصاً ان کے فرزند ارجمند مولانا عطاء الرحمٰن وغیرہ کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہوئے صبر وشکر کی تلقین کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ مرحوم کی بشری لغزشوں کو معاف فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

درس قرآن:

تراث رحمانی در فوائد قرآنی

اسماعیل محمد امین

﴿وعلم ادم الأسماء كلها ثم عرضهم على الملائكة فقال أنبئوني بأسماء هؤلاء ان كنتم صدقين ۝﴾ (البقرۃ:۳۱) ''اور (اللہ نے) آدم کو تمام نام سکھادیے پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور کہا مجھے ان کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو''۔

سابقہ آیات سے ربط اور مختصر تفسیر:

سابقہ آیت مبارکہ میں اجمالی طور پر آدم کی فضیلت بیان ہوئی۔اب خلیفہ بنانے کا راز اور سبب بیان ہورہا ہے۔(السعدی،تفسیر لقمان)

امام ابن عاشور فرماتے ہیں: اللہ تعالی نے فرشتوں کے جواب میں آدم کو خلیفہ بنانے کی حکمت اور راز کی طرف اجمالا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا﴿انی أعلم مالا تعلمون﴾ زیر تفسیر آیت کو اسی سابقہ اجمالی جملے پر عطف کرتے ہوئے تفصیلی دلیل اور حجت پیش کررہا ہے۔(التحریر والتنویر)

قولہ تعالی: ﴿وعلم ادم﴾ میں (واو) حرف عطف ہے (علم) فعل ماضی ہے جس کا مصدر (تعلیم) ہے، یعنی اہتمام کے ساتھ سکھانا۔اور کسی چیز کی معرفت حاصل ہونے کو ''علم'' کہا جاتا ہے۔(الفرقان للشیخ عمر فاروق نقلا عن المعجم الوسیط) اور تعلیم اس عمل کو کہا جاتا ہے جس پر غالبا علم مرتب ہوجائے۔(البیضاوی)

﴿وعلم ادم﴾ میں اللہ سبحانہ وتعالی فاعل اور (آدم) مفعول بہ ہے۔تمام انسانوں کا باپ یہی آدم ہے جسے ابوالبشر کہا جاتا ہے۔(آدم) اصل میں (أأدم) تھا پھر دوسرے ہمزے کو الف سے بدل دیا تو (ادم) ہوا۔اور آدم کے اشتقاق میں مختلف اقوال ہیں:

ا۔ (ادم) کا لفظ (أديم الأرض) ''روئے زمین'' سے مشتق ہے، کیونکہ ان کا جسم روئے زمین کی مٹی سے پیدا کیا گیا اور اس میں ایک تفصیلی روایت بھی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے پورے روئے زمین سے ایک مٹھی مٹی لی، جس میں نرم، سخت اور مختلف رنگ کی زمین تھی، پھر اس سے آدم کو پیدا فرمایا اور اسی کا اثر اولاد آدم میں نمایاں ظاہر ہے۔(الطبری) امام قرطبی نے اسی قول کو راجح کہا ہے اور امام ابن جریر اس قول کی تائید میں کچھ آثار سلف بھی نقل کرکے کہتے ہیں کہ آدم وزنِ فعل

اور علم ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ (الطبری ، القرطبی)

۲۔ (آدم) ادمۃ سے مشتق ہے یعنی گندم گوں ہونا۔ امام بیضاوی نے بہت سارے اقوال نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ آدم کے غیر منصرف ہونے کا سبب علم اور عجمیت ہے اور اس عجمی اسم میں عربی الفاظ سے اشتقاق تلاش کرنے میں بہت زیادہ تکلف ہے۔

﴿الأسماء﴾ اسم کی جمع ہے، اسم اسے کہا جاتا ہے جس کے ذریعے کوئی چیز پہچان لی جائے۔ (الفرقان عن الامام راغب)

﴿الأسماء﴾ کا الف و لام عموم کیلئے ہے اور (کلھا) اس عموم کی تاکید کرتا ہے۔ اور ''اسم'' سے مراد بعض نے مجرد نام یعنی صرف عبارت مراد لیا ہے۔ جبکہ اکثر علماء نے عبارت کے ساتھ مسمّی یعنی لفظ کے ساتھ معنی بھی مراد لیا ہے۔ یہی مفہوم زیادہ قوی ہے۔ (الشوکانی ، السعدی)

آدم علیہ السلام کو جن ناموں کی تعلیم دی گئی تھی، ان کی تعیین میں علماء کے مختلف اقوال ہیں:

۱۔ ابن عباس، قتادۃ اور مجاہد فرماتے ہیں: تمام چھوٹی بڑی مخلوقات کا نام یعنی تمام جانور، زمین، آسمان، پہاڑ، تری، خشکی، گھوڑے، گدھے، برتن، چرند، پرند، فرشتے، تارے وغیرہ حتی کہ بعض روایتوں میں یہ لفظ آیا ہے ''حتی الضرطة'' آواز کے ساتھ ہوا خارج کرنا اور بعض میں: ''حتی الفسوة'' بلا آواز وضوٹوٹنا، یعنی انسانی افعال میں سے احکام شرعیہ سے تعلق رکھنے والی معمولی چیزیں بھی سکھائی گئیں۔ (ابن کثیر)

۲۔ صرف ستاروں کا نام تھا۔ ۳۔ صرف فرشتوں کا نام۔

۴۔ اجناس کا نام مراد ہے۔ ۵۔ آدم کی اولاد اور فرشتوں کا نام سکھایا گیا تھا۔

آیت مبارکہ کے عموم سے استدلال لیتے ہوئے پہلے قول کو حافظ ابن کثیر، امام قرطبی اور امام شوکانی نے راجح قرار دیا۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں: صحیح قول یہ ہے کہ اللہ نے آدم کو ہر چیز کی ذات، صفات اور افعال، ان کے خواص اور فوائد کا علم دیا تھا، جیسا کہ مشہور حدیث شفاعت میں یہ صراحت ہے کہ قیامت کے دن لوگ آدم کے پاس آکر کہیں گے کہ آپ وہ ہستی ہیں جنہیں اللہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پیدا فرمایا اور ہر چیز کا نام سکھایا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب قول الله ''وعلم آدم الأسماء كلها''، الرقم ۴۴۷۶)

امام ابن جریر آخری قول کو راجح قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں: کیونکہ اللہ نے فرمایا ﴿ثم عرضهم على الملائكة﴾ اور (هم) کی ضمیر عقلاء کیلئے آتی ہے، اس لئے (اسماء) سے مراد صرف بنی آدم اور فرشتوں کا نام ہے۔ لیکن حافظ ابن کثیر اس کے جواب میں کہتے ہیں: یہاں عقلاء کو غیر عقلاء پر غلبہ دیا ہے، ورنہ ان اسماء میں غیر عقلاء بھی شامل ہیں۔ اور اس کی مزید تائید حضرت ابن مسعود کی قراءت ''عرضهن'' اور حضرت ابی بن کعب کی قراءت ''ثم عرضها'' سے ہوتی ہے، کیونکہ یہ دونوں

ضمائر غیر عقلاء کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔ (ابن کثیر)

اور مذکورہ تعلیم کی کیفیت میں مشہور بات یہ ہے کہ یہ تعلیم الہامی تھی۔ (القرطبی، احسن البیان)

﴿ثم عرضهم علی الملئكة﴾ فرشتوں پر کیا پیش کیا تھا؟ اس میں سابقہ اختلاف کی طرح مختلف اقوال ہیں۔ لیکن راجح یہ ہے کہ اس سے مراد مسمیات اور ذوات ہیں کیونکہ انہی ذوات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا "أنبئونی بأسماء هؤلاء" (الشنقیطی، السعدی) ﴿أنبئونی﴾ فعل امر اور جمع کا صیغہ ہے جس کا مصدر ﴿انباء﴾ یعنی خبر دینا ہے ﴿هؤلاء﴾ مبنی علی الکسر فی محل الجر ہے، یعنی تمام چیزوں کو فرشتوں کے سامنے لاکر ان سے کہا گیا کہ ان کے اسماء بتاؤ۔

﴿ان کنتم صدقین﴾ یہ جملہ شرطیہ ہے، گویا انہیں ڈانٹا جا رہا ہے کہ بتاؤ تمہارا خیال کہ تم ہی زمین کی خلافت کے لائق ہو، آدم اور اسکی اولاد اس کے لائق نہیں، انسانوں کے علاوہ تم ہی تسبیح خواں اور اطاعت گزار ہو۔ اگر تم ان باتوں میں سچے ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ، اگر تم نہیں بتا سکتے تو سمجھ لو کہ آئندہ آنے والی چیزوں کے بارے میں تم کچھ نہیں جانتے۔ (ابن کثیر) "أنبئونی" میں جو امر ہے، اس سے خلافت کا بارِ گراں اٹھانے میں فرشتوں کی عاجزی ظاہر کرنا اور انکی ایک طرح سرزنش کرنا اور خاموش کرانا مقصود تھا۔ (القرطبی، ابن العثیمین، تفسیر لقمان)

آیت مبارکہ سے مستنبط چند فوائد:

فائدہ نمبر 1:

آیت مبارکہ سے علم کی فضیلت اور اہمیت واضح ہوتی ہے۔ کیونکہ جب اللہ تعالی نے فرشتوں پر آدم علیہ السلام کی فضیلت ثابت کرنے کا فیصلہ کیا تو اسے تمام چیزوں کے اسماء کا علم بخشا اور اللہ نے آدم علیہ السلام کو تمام مخلوقات پر افضل قرار دینے کیلئے اس میں بہت ساری صفات کمال پیدا کیے۔ ان میں سب سے اعلیٰ صفت یعنی صفت علم کا فرشتوں کے سامنے اظہار کر کے اسے افضل اور خلافت کا حقدار قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان میں سب سے اشرف اور ارفع صفت "علم" ہے۔ (مفتاح دار السعادة ۱/۲۲۸، السعدی) یہاں اس بات کی بھی دلیل ہے کہ اللہ تعالی اپنے بعض بندوں پر کوئی خاص علم سکھا کر احسان کرتا ہے جبکہ دوسرے اس علم سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ نے آدم کو تمام اسماء کا علم دیا اور فرشتوں کے پاس اس کا علم بالکل نہیں تھا۔ (ابن العثیمین)

امام بغوی فرماتے ہیں: آیت مبارکہ میں انبیاء کرام کے فرشتوں پر افضل ہونے کی دلیل موجود ہے۔ (البغوی)

امام ابن القیم نے اپنی کتاب (مفتاح دار السعادة ومنشور أهل العلم والارادة) میں 153 وجوہ پر علم

شرعی کی فضیلت واہمیت بیان کی ہے۔اس کے علاوہ علم کی فضیلت اور متعلقہ مسائل میں درج ذیل کتابیں بہت مفید ہیں:

۱. جامع بيان العلم وفضله لابن عبدالبر

۲. كتاب العلم لابن أبي خيثمة

۳. كتاب العلم للشيخ ابن العثيمين

فائدہ نمبر 2:

آیت کریمہ سے اس راز کا بھی علم ہوتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالی نے انسان کو منصب خلافت سے نوازا، یعنی انسان کو اشیاء کے ناموں سے باخبر فرمایا اور اشخاص اور چیزوں کیلئے لفظی اشارے بتادیے۔اشیاء کے ناموں سے آگاہی انسانی زندگی میں زبردست اہمیت کی حامل ہے، کیونکہ اگر ان کو یہ علم نہ ہوتا تو باہمی تعامل اور تفاہم سے عاجز آتے، جس چیز کے بارے میں کچھ کہنا ہوتا اسے سامنے لاکر دکھانا ضروری ہوتا، اس طرح اس کی زندگی دوبھر ہو جاتی۔لیکن فرشتوں کو ایسے تعامل کی ضرورت نہ تھی، اس لئے ان کو اس کا علم نہیں دیا اور انہوں نے بھی اپنی عاجزی کا اظہار کیا۔(في ظلال القرآن)

فائدہ نمبر 3:

''وعلم ادم الأسماء كلها''، یعنی اللہ نے آدم کو تمام اسماء کی تعلیم دی۔اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ آدم عليه السلام اللہ کا نبی ہے اور اس کی صراحت صحیح ابن حبان کی ایک صحیح روایت میں آئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے سوال کیا: کیا آدم (علیہ السلام) اللہ کا نبی ہے؟ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا ہاں! وہ اللہ کا نبی اور کلیم بھی ہے۔(الاحسان في تقريب صحيح ابن حبان ۱۴/۶۹، التفسير الصحيح/د، حكمت بشير) حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں (وهذا على شرط مسلم ولم يخرجه)

فائدہ نمبر 4:

''وعلم آدم الأسماء كلها'' سے استدلال کرتے ہوئے امام قرطبی فرماتے ہیں کہ (الأسماء) میں لوگوں کی تمام زبانیں یعنی لغات بھی شامل ہیں۔پس آدم علیہ السلام کو تمام لغات کی تعلیم بھی دی گئی تھی۔(القرطبي)

اور بعض علماء کی رائے کے مطابق آدم کے بعد اولاد آدم کا ہر طبقہ ان لغات میں سے خاص خاص لغت اختیار کرنے لگا۔(ابن عطیه)

لغات کا علم توقیفی ہے یا کسبی؟: اس میں علماء کے دو قول ہیں، شیخ ابن العثیمینؒ فرماتے ہیں: راجح قول یہ ہے کہ لغات کی بنیاد اور اساس توقیفی ہے۔بنیاد کے بعد زبانوں کے اکثر حصے کسبی اور تجربات پر مبنی ہوتے ہیں۔

عربی لغت کے موجد کے بارے میں مختلف اقوال منقول ہیں۔امام قرطبی ان تمام روایتوں اور اقوال کی تطبیق کرتے